اپنی بات

ذرائع ابلاغ کی آزادی اگرچہ اب گزرے زمانے کی بات لگتی ہے، لیکن سوشل میڈیا اس وقت دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک شمار کیا جارہا ہے، اس میں آزادیِ ابلاغ اپنی انتہا کو پہنچتی نظر آرہی ہے۔ اس لیے اس میں آزادانہ اظہار رائے پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ اظہار رائے کی یہ آزادی اطلاعات، معلومات اور سنجیدہ تفریحات تک تو ٹھیک ہے، لیکن اس میں مختلف پیچیدہ اور متنازع مسائل پر بحث وتمحیص جہاں ایک جانب دلآزاری کا سبب بنتی ہے، وہیں سنجیدہ صحافت پر ایک بدنما داغ کی شکل میں سامنے آرہی ہے۔ ذرائع ابلاغ کو اگر سنجیدہ گفتگو تک محدود کیا جائے تو یہ بات بھی گلے نہیں اُترتی۔ اس لیے اس میں حالات و واقعات سے باخبر رکھنے اور اہم اور ضروری معلومات کو دلچسپ پیرایۂ اظہار کے ساتھ پیش کیا جائے تو وہ ادب وصحافت میں ایک خوشگوار اضافہ سے تعبیر کیا جائے گا۔ بہ صورت دیگر اس کے منفی رجحانات سامنے آنے شروع ہوگئے ہیں۔ اگر سوشل میڈیا کو اسی طرح طعن وتشنیع اور فضا کو مکدر کرنے والے واقعات کے ساتھ پیش کیا جاتا رہا تو وہ دن کتنا غیر روایتی اور تہذیب سے عاری ہوگا، سوچا جاسکتا ہے۔

آزاد ذرائع ابلاغ کا یہ مطلب نہیں کہ معمارانِ ادب وصحافت کے ذریعے پیش کیے گئے ترویج واشاعت کے قواعد وضوابط کو نہ صرف ملحوظ نہ رکھا جائے، بلکہ انھیں اس قدر پیچیدہ اور غیر سنجیدہ بنا دیا جائے کہ آنے والے وقت کا مؤرخ اس کو کیسے الفاظ کا جامہ پہنائے، یہ سوچنے پر مجبور ہوجائے۔ غلطیوں اور خامیوں کی نشاندہی اچھی بات ہے، لیکن یہ اُس وقت مثبت ہوگی جب بامقصد ہو اور قارئین کی عمومی تعداد اس سے مطمئن ہو۔

سوشل میڈیا پر ایک الزام یہ بھی لگ رہا ہے کہ اس میں زبان وبیان کے قواعد اور اصول وضوابط کی پابندی تو دور کی بات ہے، زبان کا تلفظ بھی بڑی حد تک خراب ہے۔ ساتھ ہی اِملا کی غلطیوں کی بھرمار نے تو اِسے مزید مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔ ایسی ایسی نادر غلطیاں سامنے آرہی ہیں کہ کفِ افسوس ملنے کے علاوہ ادیب وصحافی تو دور عام قاری بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ سوشل میڈیا کا استعمال کرے یا نہ کرے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ آزادانہ اظہار رائے پر سنجیدگی کے دائرہ میں ہی عمل کیا جائے اور الفاظ کا استعمال کرتے وقت اس کے صحیح یا غلط استعمال کے ساتھ ساتھ تلفظ پر بھی غور کیا جائے۔

اردو اکادمی، دہلی اپنی سرگرمیوں کے باوصف ادب وثقافت اور اردو زبان کی ترویج واشاعت پر اپنے ممتاز مقام میں ترقی کی جانب گامزن ہے۔ مشاعروں کے علاوہ اردو کے نامور شاعر وادیب جن کی اردو قاعدہ اور درسی کتب میں اردو کی پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی کتاب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، وہ ہیں مولوی اسمٰعیل میرٹھی جن کی یاد میں اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے توسیعی خطبہ و بچوں کی شاعری کے امتیازات اور اسمٰعیل میرٹھی منعقد کیا گیا۔ اردو اکادمی، دہلی کے بہت سے پروگروام، سمینار اور توسیعی خطبات زیر غور ہیں، جن سے یقین کیا جانا چاہیے کہ اردو زبان وادب کے فروغ میں قابل ذکر اضافہ ہوگا۔

اردو اکادمی، دہلی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول کے انتخاب کے بعد نئی گورننگ کونسل کی تشکیل سے اکادمی کی سرگرمیوں میں یقیناً اضافہ ہوگا۔ اردو اکادمی، دہلی مشہور شاعر ونا قد اور شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے صدر شہپر رسول اور ان کی ٹیم کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتی ہے اور اکادمی کے چیئرمین اور وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال، وزیر برائے فن ثقافت والسنہ حکومت دہلی اور نائب وزیر اعلیٰ جناب منیش سسودیا کے دانشورانہ انتخاب پر انھیں مبارک باد پیش کرتی ہے۔

—ادارہ